بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرمین شریفین کی حرمت و تقدس کا نقیب

ماہنامہ

حرمین

جہلم

ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم 1437ھ بمطابق ستمبر، اکتوبر 2015ء

جلد نمبر 25

شمارہ نمبر 10-9

رئیس التحریر: حافظ عبدالحمید عامر
فاضل مدینہ یونیورسٹی

مدیر: حافظ احمد حقیق

مدیر معاون: حافظ عبدالغفور مدنی

مجلس ادارت

مولانا محمد اکرم جمیل

مولانا ارشاد الحق اثری

غلام سرور قریشی

مولانا قطب شاہ

حافظ محمد اسلم شاہد روی

زرِ سالانہ : 200 روپے

فی شمارہ : 20 روپے

بیرونی ممالک : 1000 روپے

ترسیل زر و خط و کتابت کے لئے

حافظ عبدالحمید عامر
رئیس التحریر
ماہنامہ "حرمین"
پوسٹ بکس جہلم پاکستان

کرنٹ اکاؤنٹ نمبر
707 بنام ماہنامہ "حرمین"
مسلم کمرشل بنک برانچ سول لائن جہلم

اس شمارے میں

كلمة الحرمين:

نیا سنِ ہجری	رئیس التحریر	3
منیٰ حادثہ...... توجہ طلب امور	مولانا عبدالمالک مجاہد	10
خطبہ حج ۱۴۳۶ھ	الشیخ عبدالعزیز آل الشیخ	17
سیدنا معاویہ بن ابی سفیان	مولانا نوید احمد بشار	28
منکرین حدیث کے شبہات اوران کا رد	پروفیسر سعید مجتبیٰ سعیدی	39

اخبار الجامعة والجماعة

دھریالہ جالپ تحصیل پنڈ دادنخان میں عظیم الشان کانفرنس	ادارہ	46
وفیات	ادارہ	46

فون جامعہ علوم اثریہ: 0092-0544-613671 فیکس: 0092-0544-613672
جامعہ للبنات: 613674 فیکس: 613673 مرکزی جامع مسجد چوک اہل حدیث: 0544-613670
www.jamia-asria.org E-mail :jamia.asria@gmail.com

ناشر حافظ عبدالحمید عامر مقام اشاعت جامعہ علوم اثریہ جہلم

ڈیزائننگ پرنٹنگ عبداللہ مجاہد پرنٹرز
اردو بازار لاہور 0321-4041993

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرمان رب العالمین

﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰةِ وَ مَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْاَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَ عَدَاللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا﴾ [الفتح: ۲۹]

ترجمہ: ''محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں کافروں پر سخت ہیں آپس میں رحم دل ہیں تو انہیں دیکھے گا کہ رکوع اور سجدے کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل اور رضا مندی کی جستجو میں ہیں ان کا نشان ان کے چہروں پر سجدوں کے اثر سے ہے، ان کی یہی مثال تورات میں ہے اور ان کی مثال انجیل میں ہے، مثل اس کھیتی کے جس نے اپنا انکھوا نکالا پھر اسے مضبوط کیا اور وہ موٹا ہو گیا پھر اپنے تنے پر سیدھا کھڑا ہو گیا اور کسانوں کو خوش کرنے لگا تا کہ ان کی وجہ سے کافروں کو چڑائے ان ایمان والوں اور نیک اعمال والوں سے اللہ نے بخشش اور بہت بڑے ثواب کا وعدہ کیا ہے۔

فرمان رحمۃ للعالمین ﷺ

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ اِسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةً فَزِعًا يَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا أَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْخَزَائِنِ وَ مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ مَنْ يُوْقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ يُرِيْدُ أَزْوَاجَهٗ لِكَيْ يُصَلِّيْنَ رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الْآخِرَةِ [صحیح بخاری]

ترجمہ: ''ام المؤمنین حضرت سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ گھبرائے ہوئے بیدار ہوئے اور فرمایا اللہ کی ذات پاک ہے اللہ تعالیٰ نے کیا خزانے نازل کیے ہیں اور کتنے فتنے اتارے ہیں ان حجرہ والیوں کو کوئی بیدار کیوں نہ کرے آپ ﷺ کی مراد ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن سے تھی تا کہ یہ نماز پڑھیں بہت سی دنیا میں کپڑے باریک پہننے والیاں آخرت میں ننگی ہوں گی۔

www.jamia-asria.org
E-mail :jamia.asria@gmail.com

الحمدللہ، سنِ ہجری 1437 ہلال محرم الحرام کے طلوع ہونے پر شروع ہو چکا ہے اور ہم اس کا استقبال

ربِ ذوالجلال کے حضور دعائے مسنون ''اللهم أهله علينا بالأمن والايمان والسلامة والاسلام ربی و ربک الله'' سے کرتے ہیں

نیا سنِ ہجری ۱۴۳۷ھ

اے ہمارے اللہ تعالیٰ اس چاند کو ہم پر امن اور ایمان اور سلامتی واسلام کے ساتھ طلوع فرمانا۔

تقبل الله منا و منکم

شب وروز کے بطن سے ہفتے اور مہینے جنم لیتے ہیں جو سالوں اور صدیوں میں بدلتے رہتے ہیں اور انسان کو پتہ بھی نہیں چلتا کہ گھڑی کی ٹِک ٹِک اور نبض کی دھڑکن کے ساتھ ساتھ حیاتِ مستعار گھٹتی جا رہی ہے اور وہ روز بروز موت کے قریب پہنچ رہا ہے۔ لہو ولعب میں ڈوبے ہوئے لوگ غیر ذمہ دار ہوتے ہیں۔ وہ اسے بے مقصد حیات خیال کرتے اور اپنے سارے اوقات اس دنیا کی آسائشوں کے حصول اور اس کی رعنائیوں میں اضافے کے شوقِ فضول میں برباد کر دیتے ہیں۔ انہیں فرصت ہی نہیں ملتی کہ کبھی اپنے مقصد تخلیق پر غور ہی کر لیتے اور پھر اچانک ایک دن انہیں موت آ دبوچتی ہے۔ موت کی گھاٹی کا شدید وسنگین سفر اور زادِ راہ صفر! وہ اللہ کو بھولے رہے اور آج اللہ نے انہیں فراموش کر دیا۔ کوئی دوستی، کوئی تعلق، کوئی دولت اور کوئی سفارش کام دینے والی نہیں۔ قبر کی گہرائی، تاریکی اور تنہائی ہے اور منکر نکیر کے سوالات کا ہیبت ناک سامنا ہے اور جواب میں ''لا ادری'' کے سوا کچھ نہیں۔ یہ نقشہ قرآن بارہا کھینچ رہا ہے مگر تلاوتِ قرآن نصیب میں نہ تھی تو کون اس پر نظر ڈالتا۔ یہ نادان انسان روح کی بالیدگی، تلاوتِ قرآن کی بجائے، موسیقی میں ڈھونڈتا رہا۔ قرآن کا شیریں وآسمانی نغمہ سننے کی جگہ، نصرت فتح علی اور چھوٹے بڑے غلام علی کا ساز وآواز سنتا رہا مگر اب جو جان شکنجے میں آئی تو کوئی چھڑانے والا نہیں۔ ہاں قرآن پڑھتے تو قرآن سفارش کرتا اور انہیں چھڑا لیتا۔

یہ دنیا بڑی قدیم ہے یہ ایک ایسی بڑھیا ہے جو ہر اٹھتی جوانی کو اپنے دامِ سحر میں پکڑ لیتی ہے اور لاکھوں نہیں کروڑوں جوانیاں ایک ساتھ اور ایک ہی عصر میں اس زلال کی عشوہ طرازیوں پر قربان ہوتی ہیں۔ ہر جوانی اپنی ساری توانائی اس کے حصول میں لگا دیتی ہے مگر یہ کسی سے مخلص نہیں اور جب شباب کی حرارت، پیرانہ سالی کی برودت میں بدلتی ہے تو یہ مکار اس بڈھے کو اپنی رنگین محفل سے اُٹھا کر باہر پھینک دیتی ہے۔ یہ

عمل ازل سے جاری ہے اور ابد تک جاری رہے گا مگر کتابِ زندگی سے سبق سیکھنے اور عبرت پکڑنے پر کوئی بھی تیار نہیں۔ اِلا ما شاء الله.

سن 1436 ہجری گزر گیا۔ آج ہم نئے سال 1437 کی دہلیز پر کھڑے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ ہمیں دنیا اور آخرت کی جمیع حسنات ارزانی ہوں ...... پر محاسبہ نفس بہت ضروری ہے۔ سالِ گزشتہ کے دوران کہاں تک حقوق اللہ ادا کئے۔ کتنی نمازیں ادا کیں اور کتنی ضائع کیں۔ کتنی زکوٰۃ ادا کی اور کتنی ہڑپ کر گئے۔ کتنا ٹیکس ادا کیا اور کتنا چھپا گئے۔ کتنے فرائضِ منصبی ادا کئے اور کتنے تنخواہ لینے کے باوجود ادا نہیں کئے۔ دودھ اور دیگر اشیائے خوردنی میں کتنی ملاوٹ کی۔ کتنا کم تولا اور کم ناپا۔ کتنی ذخیرہ اندوزی کر کے گرانی پیدا کی۔ کتنا سود کھایا، کتنی رشوت لی اور دی۔ کتنے بھوکوں کو کھانا کھلایا اور کتنے یتیموں کے سر پر ہاتھ رکھا، یا کتنے یتیموں کا مال کھایا۔ لوگوں کی کتنی جائیدادیں جعلی رجسٹریوں کے ذریعے غصب کیں۔ اگر ڈاکٹر تھے تو سوچیں کہ کتنے قابلِ رحم مریضوں کیلئے مسیحا اور کتنے کیلئے قصاب ثابت ہوئے۔ پروفیسر تھے تو سوچیں کالج میں کتنے لیکچر دیئے اور کتنے پیریڈ ضائع کئے۔ اگر پولیس میں تھے تو مظلوموں کی کتنی دادرسی کی اور پرچہ کاٹنے پر کتنی رشوت لی۔ اگر جج تھے تو کتنے فیصلے کئے۔ کتنے مقدمات کو لٹکائے رکھا اور کتنے فیصلے رشوت لے کر کئے اور کتنے انصاف کے تحت کئے۔ یہ فردِ عمل اپنے ہاتھ سے تیار کریں اور پھر دیکھیں کہ یہ کیا کہتی ہے۔ اس آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھیں تو اپنی عاقبت کی روسیاہی یا روشنی صاف نظر آ جائے گی۔

امتِ مسلمہ پر سالِ گزشتہ میں جو گزری، اسے جس طرح اپنوں نے جی ہاں، مسلمانوں نے زخم لگائے، اس کی فریاد کس سے کریں۔ لیبیا کا قذافی، عراق کا صدام تو قصہ پارینہ ہو گئے۔ شام کا بشار، بڑی سرعت سے کسی انجانے انجام کی طرف بڑھ رہا ہے۔ یہی حال یمنی صدر کا ہے۔ پاکستان پر دشمن کے تیر بارش کی طرح برس رہے ہیں۔ دہشت گردی بلائے بے درماں بن چکی ہے۔ افواجِ پاکستان، سرفروشی کے میدان میں اپنے خون سے نئی تاریخ لکھ رہی ہیں مگر عوام، بیوروکریٹ، سیاستدان اور ان کے دلال یعنی فرنٹ مین خزانہ لوٹنے، قومی وسائل چوسنے اور دولت کے انبار سمیٹنے میں مصروفِ عمل ہیں۔ مسلمان آپس میں بھائی بھائی نہیں رہے۔ افغان صدر نے ڈنکے کی چوٹ پر کہہ دیا، پاکستان برادر ملک نہیں بلکہ صرف ہمسایہ ملک ہے۔

کلمہ اسلام، دو مسلمان ملکوں میں مشترک ہے مگر یہ کلمہ اسلامی اخوت کی اساس نہ رہا اور اس بیان کی

روشنی میں دیکھیں تو جس طرح انڈیا، پاکستان کا ہمسایہ ہے مگر دشمن ہے۔ اسی طرح افغانستان دوسرا ہمسایہ ہے مگر دشمنی میں بھارت کا ساتھی ہے۔ ارضِ مقدس عرب، کی سلامتی اور مثالی امن وامان اور حسنِ انتظام کو برباد کرنے کیلئے یمن میں عدم استحکام پیدا کیا گیا اور اس ساری سازش کے سارے کردار مسلمان ہیں۔ اسرائیلی موساد، بھارتی را اور امریکی سی۔آئی۔اے نے اسلامی ممالک کے خلاف جتنے پلان تیار کئے ہیں ان کے سارے کردار مسلمان ہیں۔ کشمیر میں بھارت خون کی ہولی کھیل رہا ہے، ہر روز کشمیری مسلمانوں کا خون برہمن کالا دیوی کے قدموں میں بہایا جا رہا ہے۔ سعودی عرب کے خلاف ایران لڑ رہا ہے۔ پاکستان کے خلاف افغانستان لڑ رہا ہے۔ شیعہ سنیوں کو اور سنی شیعہ کو مار رہا ہے۔ ایسے میں بھارت کو کیا کہیں جب قطر اس سے 45 ارب ڈالر کی سرمایہ کاری کا معاہدہ کرتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے جس علاقے کو بتوں سے پاک کیا تھا وہاں لاکھوں ہندو لاکھوں بھگوان اپنی جیبوں میں لئے پھرتے ہیں۔

اطمینان کا اگر کوئی پہلو ہے تو یہ کہ افواجِ پاکستان دہشت گردی پر کاری ضرب لگا رہی ہیں اور ہمارا بہادر سپہ سالار ترکی پر لگنے والے زخموں کی ٹیس محسوس کرتے ہوئے وہاں پہنچ جاتا ہے اور ان کے زخموں پر اسلامی اخوت کا مرہم لگاتا ہے۔

ہم حکومت کے ناقد ہیں مگر دشمن نہیں۔ بے شک حکومت کی کارکردگی قابلِ تحسین نہیں مگر اتنی بھی گئی گزری نہیں کہ اسے چین سے کام ہی نہ کرنے دیا جائے۔ حلقہ این اے 122 میں ضمنی انتخاب کے شفاف انعقاد نے عمران خان کے الزامات کو رد کر دیا مگر ایسے لگتا ہے کہ خان صاحب کو مشن ہی یہ سونپا گیا ہے کہ ملک میں احتجاجی سیاست کو اس زور سے جاری رکھیں کہ حکومت یکسوئی سے کوئی کام نہ کر سکے۔ یہ آرزو تحریک انصاف کی نہیں ہوسکتی۔ خان صاحب کے آتش افروز بیانات سے سٹاک مارکیٹ کی سرگرمیاں مندی کا شکار رہتی ہیں۔ وہ مستقل طور پر ملک میں غیر یقینی صورت حال قائم رکھتے ہیں۔ کیا پی۔ٹی۔آئی کا یہ منشور ہے کہ اس کا سونامی ہر روز نئی تلاطم خیزی بحر وطن میں پیدا کرتا رہے؟ کیا وطن کی محبت بھی کوئی چیز ہے اور اگر ہے تو اس کا تقاضا ہے کہ خان صاحب اب حالات میں ٹھہراؤ پیدا کریں۔ لگتا ہے جس طرح مسٹر زیڈ۔اے بھٹو نے نیشنلائزیشن کے ذریعے انڈسٹری تباہ کی تھی، اسی طرح اب عمران خان انارکی کے ذریعے اسلامی معاشرے کی چولیں ہلا کر رکھ دیں گے۔ ان کا انداز، ان کا لباس، ان کی زبان سب کچھ فاشسٹ ہے۔ مجھے اندیشہ ہے کہ

مستقبل کے انتخابات میں وہ تصادم وتشدد کا عنصر شامل کریں گے۔ ان کے سیاسی گورو اور ان کی شخصیت کے آزر نے انہیں بتایا اور پڑھایا کہ وہ وزیراعظم پیدا ہوئے ہیں۔ سو وہ اس عہدہ سے کم تر کسی طور پر مطمئن نہیں ہوں گے۔ جو انتخاب انہیں اس درجہ پر فائز نہ کر سکے وہ دھاندلی ہے۔ ان کی نفسیاتی تشکیل ایسی ہوئی ہے اور ان کی ایگو (Ego) میں یہ بات بھری گئی ہے کہ وہ کرکٹ کا کپ جیت کر قائداعظم کے درجے کے ہیرو بن گئے ہیں۔ ان کی خیالی جنت میں، حقیقت کی تلخی، انہیں کسی کل چین نہیں لینے دیتی۔ مثلاً لاہور کے ایک حلقہ میں جہاں وہ جیتے ہیں، وہاں ان کے ووٹ، دوسرے حلقوں میں ٹرانسفر نہیں ہوتے اور جہاں وہ ہارے ہیں ان کے ووٹ ٹرانسفر ہو گئے ہیں۔ کیسی عجیب منطق ہے؟ اپنی شکست کو تسلیم کرنا اور دوسرے کی فتح کو ماننا، بڑے پن کا ثبوت تو نہیں بنتا البتہ سیاسی تدبر کی ضرورت وعلامت کہلا سکتا ہے مگر کپتان میں شکست کا سامنا کرنے کیلئے وہ حوصلہ بھی ناپید ہے جو گلی کوچے میں کرکٹ اور گلی ڈنڈا کھیلنے والے بچوں میں موجود ہوتا ہے۔

شاید ان کی یہی غیر متحمل مزاجی اور غیر بردباری علامہ مشرقی مرحوم کی طرح ان کی راہ کھوٹی کر دے گی۔

محرم الحرام

یکم محرم الحرام مرادِ نبی کریم ﷺ اسلام کے خلیفہ ثانی سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا یومِ شہادت بھی ہے۔ مگر اس ماہ کی حرمت کا باعث نہیں ہے۔ ان کی شہادت سے پہلے بھی اس کی حرمت اسی طرح تھی۔ واقعاتِ عالم تاریخ کے بعض صفحات کو بے شک نمایاں کر دیتے ہیں مگر حلال وحرام کے فیصلے نہیں کرتے۔ حرمت والے چار ماہ اللہ تعالیٰ نے خود مقرر فرمائے ہیں۔ سو شہادتِ فاروقیؓ یا شہادتِ حسینیؓ اس کی حرمت کا باعث نہیں ہے اور نہ ہی ان دو شہادتوں سے اللہ کے حلال کردہ افعال کی حلالیت، حرمت میں بدل گئی ہے۔ البتہ تاریخ ثابت کرتی ہے کہ شہادتِ حسینیؓ کی جڑیں، شہادت فاروقیؓ میں پیوست ہیں۔ عہد فاروقیؓ میں، اسلامی فتوحات کی مؤاجی، واقعی ایک سونامی بن گئی تھی۔ دشمنانِ اسلام اپنی مسلسل شکستوں کے بعد اس نتیجہ پر پہنچ چکے تھے کہ اس طوفانِ رحمت کے آگے بند باندھنا، ان کے بس میں نہیں رہا، اس لئے اس کا زور توڑنے کیلئے منافقت کے لبادہ کی ضرورت ہے۔ قیصر کی ذلت آمیز شکست کے بعد ایران کے ملوکِ اکامرہ کی ہزیمت، دین مجوسیت پر آخری اور کاری ضرب تھی۔ مجوسی کمانڈر انچیف، رستم سونے کے تخت پر بیٹھ کر لڑنے آیا مگر ہلال نامی مجاہد اسلام کے مقابلے میں بھاگ کر دریائے جیحوں میں کود گیا۔ مجاہد اسلام نے اسے دریا سے

نکال کر دعوتِ مبارزت دی اور اسے اسی طرح لب آبِ جیحوں جہنم رسید کیا۔ جس طرح دریائے سرسوتی کے کنارے شہاب الدین غوری نے شوکتِ ہند پرتھوی راج چوہان کو کیا تھا۔ یزدگرد، مجوسی بادشاہ ایسے بھاگا کہ پھر تاریخ کی گرد میں گم نام ہو گیا۔ یہاں سے وہ سازش شروع ہوئی جسے ہم نے منافقت کا لبادہ کہا ہے۔ تاریخ اسلام میں اسے سبائی فتنہ گری کا نام دیا جاتا ہے۔ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں مجوسیت کا تاج عساکر اسلام نے اپنے پاؤں تلے روند ڈالا تو آگ کے پجاریوں کے نزدیک وہ سب سے بڑے مغضوب ٹھہرے کیونکہ شوکتِ عجم کے مٹ جانے کا زخم کبھی بھرنے والا نہ تھا۔ فیروز لولؤ جو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا قاتل تھا مجوسی غلام تھا۔ اسی نے شدتِ انتقام میں زہر بجھے خنجر سے شوکتِ اسلام پر حملہ کیا اور انہیں مسجد نبوی کا شہید اول بنا دیا تھا۔ یہی نفرت، خلیفہ ثالث عثمان غنی رضی اللہ عنہ، دامادِ نبی کے خلاف بلوائیوں کو گھیر کر مدینۃ الرسول میں لائی اور بعد میں جو کچھ کربلا میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ سبط نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوا، واقعات کی مماثلت کے حوالے سے خلیفہ معصوم عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت اس کا ٹریلر ثابت ہوئی۔

منیٰ کا حادثہ

امسال دورانِ حج دو حادثات رونما ہوئے۔ پہلا حرم شریف کے اندر اور دوسرا منیٰ میں۔ ان دونوں حادثات میں پاکستانی حجاج کرام سمیت کئی دوسرے ممالک کے ضیوف الرحمٰن حالتِ احرام میں درجہ شہادت پر فائز ہوئے۔ جنگ بدر کے متعلق قرآن شریف میں یہ بھی آیا ہے کہ اس جنگ کا ایک مقصد بعض صحابہ کو شہادت کے اعزاز سے نوازنا بھی تھا۔ فوری ردعمل جس نے سنا، اس کا یہی تھا کہ خاکِ پاک حجاز اور جنت البقیع میں مدفون ہونے والے اور حالتِ احرام میں حرم پاک اور اس کی حدود میں مرنے والے لوگ اس دارِ فانی کی سعادتِ کبریٰ پا گئے ہیں اور حقیقت بھی یہی ہے۔ تاہم اس کا دوسرا پہلو بھی ہے۔ مرحومین اور لاپتہ ہو جانے والوں کے پس ماندگان کی بے بسی، ہزاروں میل دُور ہونے کی وجہ سے کچھ نہ کر سکنے کا جبر اور پھر ایک طویل غیر یقینی دورانیہ، اس المیہ کے قدرتی اور انسانی پہلو ہیں۔ وہاں ہمارے سفارتی مشن نے اپنے فرائض نہایت بروقت اور بخوبی انجام دیئے۔ مرحومین کی صحیح تعداد اور لاپتہ افراد کی تلاش کا کام تاحال جاری اور پل پل کی پروگریس سے اہل وطن کو آگاہ کیا جا رہا ہے۔

موجودہ خادم حرمین شریفین ملک سلمان بن عبدالعزیز آل سعود اپنے اسلاف و اجداد کی طرح، حجاج